دار أهل السنة
لتحقيق الكتب و الطّباعة و النّشر

IDARA E AHLE SUNNAT اداره اهلسنت
www.facebook.com/darahlesunnat

سلسلہ: واعظ الجمعہ

عنوان: ماحولیات کی حفاظت

مدیر: ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

مُعاون: مفتی عبد الرشید ہمایوں المدنی

عددِ صفحات: ۸

سائز: 13×21

ناشر: ادارۂ اہلِ سنّت کراچی

idarakhutbatejuma@gmail.com :

00971559421541 :

00923458090612 :

www.facebook.com/darahlesunnat

آن لائن

۱۴۳۹ھ/۲۰۱۸ء

ماحولیات کی حفاظت

الحمد لله ربّ العالمين، والصّلاةُ والسّلامُ على خاتمِ الأنبياءِ والمرسَلين، وعلى آلهِ وصحبهِ أجمعين، أمّا بعد: فأعوذُ باللهِ مِن الشّيطانِ الرّجيم، بسم الله الرّحمنِ الرّحيم.

حضور پُرنور، شافعِ یومِ نُشور ﷺ کی بارگاہ میں ادب واحترام سے دُرود وسلام کا نذرانہ پیش کیجیے! اللّهمّ صلِّ وسلِّم وبارِك على سيِّدِنا ومولانا وحبيبِنا محمّدٍ وعلى آلهِ وصَحبهِ أجمعين.

ماحولیات کی نگہبانی اور حفاظت

برادرانِ اسلام! اللہ تعالی نے اسلام کو اِن قواعد ومَبادی کا مجموعہ بنایا ہے، جن سے انسان کی راہیں اُس کے اِرد گرد ماحول کے ساتھ باہمی مُعاملات میں مضبوط ہوں، نیز انسان کو اپنے ماحول کی نگہبانی اور حفاظت کا حکم بھی دیا، اللہ تعالی نے ہمیں اپنی نعمتوں سے فائدہ اٹھانے کے ساتھ ساتھ اِسراف اور فُضول خرچی سے بھی منع فرمایا ہے، اور ماحولیاتی وسائل میں اِسراف تو اُن وسائل کو تباہ وبرباد کرنے کے مترادِف ہے، اللہ تعالی ارشاد فرماتا ہے: ﴿كُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا ۚ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ﴾[1] "کھاؤ اور پیو، اور فُضول مت اُڑاؤ! یقیناً فضول خرچ اللہ تعالی کو پسند نہیں"۔ سرورِ عالَم ﷺ نے بھی فُضول خرچی سے منع فرمایا ہے، مصطفی جانِ رحمت ﷺ حضرت سیّدنا سعد

(١) پ ٨، الأعراف: ٣١.

رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پاس سے گزرے تو وہ وضو کررہے تھے، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: «مَا هَذَا السَّرَفُ؟!» "یہ کیا اِسراف ہے؟" حضرت سعد نے عرض کی: کیا وضو میں بھی اِسراف ہے؟ تاجدارِ رسالت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: «نَعَمْ، وَإِنْ كُنْتَ عَلَى نَهرٍ جَارٍ»[1] "ہاں، اگرچہ تم بہتی نہر پر ہی کیوں نہ ہو!"۔

دینِ اسلام نے فساد سے منع فرمایا ہے

عزیزانِ محترم! ماحول کو خوشگوار وپُراَمن رکھنے کے لیے اسلام نے فساد سے منع فرمایا ہے؛ اس لیے کہ اس بُرائی کے بہت نقصانات ہیں، اللہ تعالی فرماتا ہے: ﴿وَلَا تَبْغِ الْفَسَادَ فِي الْأَرْضِ ۖ إِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِيْنَ﴾[2] "زمین میں فساد نہ چاہو، یقیناً اللہ تعالی فسادیوں کو پسند نہیں فرماتا"۔ ایک اَور مقام پر اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا: ﴿وَلَا تُفْسِدُوْا فِي الْأَرْضِ بَعْدَ إِصْلَاحِهَا ۚ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ﴾[3] "اصلاح کے بعد زمین میں فساد نہ پھیلاؤ! اِس میں تمہارا بھلا ہے اگر ایمان لاؤ"۔

ماحولیاتی صفائی ستھرائی

جانِ برادر! نبئ کریم رؤف ورحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے پانی کی حفاظت کے پیشِ نظر اس میں گندگی ڈالنے سے منع فرمایا؛ کہ پانی زندگی کی اہم ترین ضرورت ہے۔ اسی طرح حضور نبئ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے بدن، لباس، کھانے پینے کی چیزوں، سڑکوں اور گھروں کی صفائی ستھرائی کا بھی تاکیداً حکم فرمایا ہے، اور پاکیزگی کو ایمان کا حصہ قرار دیا ہے،

---

(١) "سنن ابن ماجه" كتاب الطهارة، باب ما جاء في القصد ...إلخ، ر: ٤٢٥، صـ٧٩.

(٢) پ ٢٠، القصص: ٧٧.

(٣) پ ٨، الأعراف: ٨٥.

سرورِ کونین ﷺ نے کھانے پینے کی چیزوں سے متعلق مُحافظت پر تاکید کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: «أَوْكُوْا قِرَبَكُمْ وَاذْكُرُوْا اسْمَ الله، وَخَمِّرُوْا آنِيَتَكُمْ وَاذْكُرُوْا اسْمَ الله»[1] "اللہ تعالی کا نام لے کر اپنے مشکیزوں کا منہ بند کرو! اور اللہ تعالی کا نام لے کر اپنے برتنوں کو ڈھانپ دیا کرو!"۔

ماحولیاتی ہریالی

عزیزانِ مَن! تاجدارِ ختمِ نبوّت ﷺ نے درخت لگانے کی ترغیب دلاتے ہوئے اس کی اہمیت کو یوں بیان فرمایا: «إِنْ قَامَتْ عَلَى أَحَدِكُمُ الْقِيَامَةُ، وَفِي يَدِهِ فَسْلَةٌ، فَلْيَغْرِسْهَا»[2] "اگر تم میں سے کسی پر قیامت قائم ہو، اور اُس کے ہاتھ میں کوئی پودا ہو، تو چاہیے کہ اس حالت میں بھی اُسے لگا دے"۔ یہ ماحولیاتی ہریالی کو وسعت دینے، زمین کو صحراء بننے سے بچانے، اور ہر حال میں نیکی کرنے پر تاکید ہے۔

درخت لگانے کا اجر وثواب

عزیزانِ گرامی قدر! سرکارِ دوعالَم ﷺ درخت لگانے کا اجر وثواب بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں: «مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَغْرِسُ غَرْساً، أَوْ يَزْرَعُ زَرْعاً، فَيَأْكُلُ مِنْهُ طَيْرٌ أَوْ إِنْسَانٌ أَوْ بَهِيْمَةٌ، إِلَّا كَانَ لَهُ بِهِ صَدَقَةٌ»[3] "جو مسلمان کوئی پودا یا درخت لگائے، یا کھیتی کاشت کرے، اور کوئی پرندہ، انسان یا جانور اُس میں سے کھائے، تو وہ لگانے والے کے لیے صدقہ ہو جاتا ہے"۔

---

(١) "صحيح مسلم" كتاب الأشربة، ر: ٥٢٥٠، صـ٩٠٠.

(٢) "مسند الإمام أحمد" مسند أنس بن مالك، ر: ١٢٩٠١، ٤/ ٣٦٧.

(٣) "صحيح مسلم" باب فضل الغرس والزرع، ر: ٣٩٦٨، صـ٦٧٩.

مضرِ صحت اسباب

حضراتِ گرامی قدر! دینِ اسلام نے انسان کی نفسیات اور صحت پر منفی اثرات مرتّب کرنے والے اسباب سے خلاصی کی اہمیت کو بھی اُجاگر کیا ہے، جیسے گاڑیوں کے ہارن (Horns)، یا ٹیپ ریکارڈرز (Tape Recorders) وغیرہ کی بلند آوازوں کا شور انسانی سماعت کو کمزور کرتا، اور ذہنی تناؤ کا سبب بنتا ہے، اللہ تعالی فرماتا ہے: ﴿وَاغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ ۭ اِنَّ اَنْكَرَ الْاَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِيْرِ﴾[1] "اپنی آواز کچھ پست کرو! یقیناً سب آوازوں میں بُری آواز گدھے کی ہے"۔

یہ ہیں اسلام کے وہ بعض ضابطے جو ماحولیات کی اہمیت کو اجاگر کرتے ہیں، اب غور اس بات پر کرنا ہے کہ کیا آج ہم ان ضوابط کو اختیار کیے ہوئے ہیں؟ جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ آج ہمارے مُعاشرے میں ماحولیاتی مشکلات شدّت اختیار کرتی جارہی ہیں، جو اس بات کی طرف واضح اشارہ ہے کہ بشریت کے فائدے کے لیے دینِ اسلام کی اِن روشن تعلیمات کو اختیار کرنا انتہائی ضروری ہے۔

نعمت کو خراب کرنا

عزیزانِ محترم! خوبصورت ماحول اللہ تعالی کی بہت بڑی نعمت ہے، ہم پر لازم ہے کہ اس پر بھی اللہ تعالی کا شکر بجالائیں، اور ادائے شکر کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ اس نعمت کی حفاظت وبہتری کے لیے کوشش کریں؛ تاکہ یہ بغیر مشکلات کے خدمتِ بشریّت ہو جائے، بلا شبہ اللہ تعالی نے کسی نعمت کو خراب کرنے والے کی سخت گرفت کا وعدہ فرمایا ہے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿وَمَنْ يُّبَدِّلْ نِعْمَةَ اللّٰهِ مِنْۢ

---

(۱) پ ۲۱، لقمان: ۱۹.

بَعۡدِ مَا جَآءَتۡهُ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِيۡدُ الۡعِقَابِ﴾[1] "جو اللہ تعالی کی آئی ہوئی نعمت کو خراب کرے، تو یقیناً اللہ کا عذاب سخت ہے"۔

آبی ماحول کی حفاظت

حضراتِ ذی وقار! بلاشبہ دینِ اسلام نے آبی ماحول کی بھی حفاظت کا حکم فرمایا ہے، جیسے نہروں، کنوؤں اور چشموں میں گندگی یا نَجاست ڈالنے، یا قضائے حاجت کرکے انہیں گندا کرنے سے منع فرمایا، اسی طرح اس میں سے پینے والے، یا نہانے والے کو تکلیف دینے سے بھی منع فرمایا؛ تاکہ انسان پانی کے فوائد سے محروم نہ ہو جائے، چنانچہ حضرت سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضورِ اکرم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا: «لَا يَبُوْلَنَّ أَحَدُكُمْ فِيْ المَاءِ الدَّائِمِ الَّذِيْ لَا يَجْرِيْ، ثُمَّ يَغْتَسِلُ فِيْهِ»[2] "تم میں سے کوئی ٹھہرے ہوئے پانی میں ہرگز پیشاب نہ کرے! کہ پھر اُسی سے غسل کرے گا"۔

لعنت ومَلامت کے اسباب

جانِ برادر! اسلامی تعلیمات نے ہمیں راستوں اور درختوں کے سایہ میں قضائے حاجت سے منع فرمایا ہے؛ کہ اس سے لوگوں کو تکلیف ہوتی ہے، سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا: «اتَّقُوا اللَّعَّانَيْنِ» "لعنت کے اسباب سے بچو!" صحابۂ کرام رضی اللہ تعالی عنہم نے پوچھا: یارسول اللہ! لعنت کے اسباب کیا ہیں؟ مصطفی جانِ رحمت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا: «الَّذِي يَتَخَلَّى فِي طَرِيقِ النَّاسِ، أَوْ فِي ظِلِّهِمْ»[3] "جو شخص لوگوں کے راستے یا سائے میں بیٹھنے کی جگہ پر قضائے حاجت کرے" یعنی یہ فعل لعنت ومَلامت کا سبب ہے۔

---

(١) پ ٢، البقرة: ٢١١.

(٢) "صحيح البخاري" كتاب الوضو، باب البول في الماء الدائم، ر: ٢٣٩، صـ٤٤.

(٣) "صحيح مسلم" كتاب الطهارة، باب النهي عن التخلي ...إلخ، ر: ٦١٨، صـ١٢٧.

بلاضرورت درخت کاٹنا

حضراتِ گرامی قدر! اسلام نے ہمیں راستے کی حفاظت اور اُس کی صفائی ستھرائی کا حکم دیا ہے، اور جب تک کسی درخت کے باقی رکھنے میں لوگوں کا فائدہ ہو، اُسے اکھاڑنے یا جلانے سے منع فرمایا ہے؛ تاکہ لوگ اُس کے سائے یا پھلوں سے فائدہ اٹھاتے رہیں، حضور نبئ کریم ﷺ نے فرمایا: «مَنْ قَطَعَ سِدْرَةً، صَوَّبَ اللهُ رَأْسَهُ فِي النَّارِ»(۱) "جس نے بیری کا درخت کاٹا، اللہ تعالی اُسے سَر کے بَل جہنّم میں ڈالے گا"۔

راستے سے تکلیف دہ چیز دُور کرنا

میرے محترم بھائیو! مصطفی جانِ رحمت ﷺ نے اچھے ماحول کی بقاء پر قابو پانے کے لیے، اس کی صفائی ستھرائی اور گندگی سے حفاظت کی طرف خصوصی توجہ دلائی ہے، اسی خاص اہتمام کے سبب رحمتِ عالمیان ﷺ نے صفائی کو ایمان کا ایک حصہ شمار کرتے ہوئے، گزر گاہوں کو صاف رکھنے کے لیے ان سے تکلیف دہ چیزوں کو دُور کرنے کا حکم فرمایا: «الإِيمَانُ بِضْعٌ وَسَبْعُونَ، أَوْ بِضْعٌ وَسِتُّونَ شُعْبَةً، فَأَفْضَلُهَا قَوْلُ: "لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ" وَأَدْنَاهَا إِمَاطَةُ الأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ»(۲) "ایمان کے ستّر یا ساٹھ شعبے ہیں، جن میں سب سے افضل لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ کہنا ہے، اور سب سے اَدنی شُعبہ راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹا دینا ہے"۔

رفیقانِ ملّتِ اِسلامیہ! لفظ "تکلیف دہ" عام ہے، اس میں ہر وہ تکلیف داخل ہے جس سے لوگوں کو پریشانی ہو، اس کے اِزالہ اور اُس سے خلاصی کا مسلمان کو حکم

---

(۱) "سنن أبي داود" كتاب الأدب، باب في قطع السدر، ر: ٥٢٣٩، صـ٧٣٥.

(۲) "صحيح مسلم" كتاب الإيمان، ر: ١٥٣، صـ٣٩.

دیا گیا، نبیٔ کریم ﷺ نے راستے سے تکلیف دہ چیز کو دُور کرنے کو گناہوں کی مغفرت کے اسباب میں سے ایک اہم سبب قرار دیا ہے، جس پر آپ ﷺ کا یہ فرمان واضح دلیل ہے: «بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِي بِطَرِيقٍ، وَجَدَ غُصْنَ شَوْكٍ عَلَى الطَّرِيقِ فَأَخَّرَهُ، فَشَكَرَ اللهُ لَهُ فَغفَرَ لَهُ»[1] "ایک شخص راستے پر چل رہا تھا کہ کانٹے دار شاخ راستے میں پائی تو اُسے ہٹا دیا، اللہ تعالی نے اُس کے عمل کو قبول فرما کر اُس کی مغفرت فرما دی"۔ گویا یہ عمل جنّت میں داخلے کا ایک آسان ذریعہ ہے۔

نسلِ انسانی اور کھیتیوں کو برباد کرنے کی کوشش

جانِ برادر! اسلام نے نسلِ انسانی کے ساتھ ساتھ فصلوں کو اُجاڑنے، اور پیڑ پودوں کو برباد کرنے سے بھی منع کیا ہے، اور اسے زمین میں فساد پھیلانے سے تعبیر کیا ہے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿وَ اِذَا تَوَلّٰى سَعٰى فِی الْاَرْضِ لِیُفْسِدَ فِیْهَا وَ یُهْلِكَ الْحَرْثَ وَ النَّسْلَ ؕ وَاللّٰهُ لَا یُحِبُّ الْفَسَادَ﴾[2] "جب وہ لَوٹ کر جاتا ہے تو زمین میں فساد پھیلانے کی، اور کھیتی اور نسل کی بربادی کی کوشش میں لگا رہتا ہے، اور اللہ تعالی فساد کو ناپسند کرتا ہے"۔

گھر کے صحن اور اِرد گِرد کے ماحول کو صاف ستھرا رکھنا

میرے عزیز دوستو، بھائیو اور بزرگو! دینِ اسلام نے ماحولیات کی حفاظت، راستوں، گلیوں اور سڑکوں کی صفائی، اور گھروں کو صاف ستھرا رکھنے کا حکم دیا ہے، حضور رحمتِ عالَم ﷺ کا فرمانِ عالی شان ہے: «إِنَّ اللهَ طَيِّبٌ يُحِبُّ الطَّيِّبَ، نَظِيفٌ يُحِبُّ النَّظَافَةَ، كَرِيمٌ يُحِبُّ الكَرَمَ، جَوَادٌ يُحِبُّ الجُودَ، فَنَظِّفُوا

---

(١) المرجع نفسه، باب بيان الشهداء، ر: ٤٩٤٠، صـ٨٥٦.

(٢) پ ٢، البقرة: ٢٠٥.

أَفْنِيَتَكُمْ، وَلَا تَشَبَّهُوا بِاليَهُودِ»(1) "اللہ تعالی اچھا ہے اچھوں کو پسند کرتا ہے، پاک ہے پاکی وصفائی کو پسند کرتا ہے، مہربان ہے مہربانی کو پسند کرتا ہے، سخی ہے سخاوت کو پسند کرتا ہے، تو اپنے گھر کے صحن اور اِرد گرد کے ماحول کو صاف ستھرا رکھو اور یہود کی مُشابہت اختیار نہ کرو!" لہذا ہمیں چاہیے کہ اپنے اِرد گِرد کے ماحول کو صاف ستھرا رکھیں، ماحول کو آلُودہ ہونے سے بچائیں، راستے میں آتے جاتے تکلیف دہ چیزوں کو ہٹا دیا کریں، پیڑ پودوں کو نقصان نہ پہنچائیں، پینے کا پانی گندا نہ کریں اور ماحولیاتی آلُودگی پھیلانے کا سبب نہ بنیں!۔

دعا

اے اللہ! ہمیں اپنے اِرد گرد کے ماحول کو صاف ستھرا رکھنے کی توفیق عطا فرما، ماحولیاتی آلُودگی پھیلانے سے بچا، اپنے وطن کو صاف ستھرا رکھنے کی توفیق عطا فرما، ہمارے ظاہر و باطن کو تمام گندگیوں سے پاک وصاف فرما، دنیا وآخرت میں بھلائیاں عطا فرما، پیارے مصطفی کریم ﷺ کی پیاری دعاؤں سے وافر حصہ عطا فرما، ہمیں اپنا اور اپنے حبیبِ کریم ﷺ کا پسندیدہ بنا، اور تمام عالَمِ اسلام کی خیر فرما، آمین یا ربّ العالمین!

وصلّى الله تعالى على خير خلقِه ونورِ عرشِه، سيِّدِنا ونبيِّنا وحبيبِنا وقرّةِ أعيُنِنا محمّدٍ، وعلى آله وصحبه أجمعين وبارَك وسلَّم، والحمد لله ربّ العالمين!.

(١) "سنن الترمذي" كتاب الأدب، باب ما جاء في النَّظافة، ر: ٢٧٩٩، صـ٦٣١.